اقبال بنگلا میں

(بنگلا اقبالیات پر ایک مفصل کتابیات)

لطف الرحمٰن فاروقی

بنگلا ایک جدید زبان ہے اور ادبی سرمائے سے مالا مال ہے۔ اس زبان کو ۱۹۱۳ء کا ادبی نوبل پرائز حاصل کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ دنیا کی ۲۴ کروڑ آبادی بنگلا زبان بولتی ہے جن میں سے ۱۷ کروڑ مسلمان ہیں۔ یہ صرف ۱۳ کروڑ آبادی پر مشتمل بنگلا دیش کی قومی اور سرکاری زبان ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے صوبہ مغربی بنگال، بہار اور تیری پورا کی بھی شریک سرکاری زبان ہے۔ اس کے علاوہ یہ ہندوستان کی تیسری بڑی سرکاری زبان بھی ہے۔

ملتِ اسلامیۂ بنگلا ہمیشہ سے فکری، روحانی، علمی اور سیاسی طور پر ملتِ اسلامیۂ ہند کا جزوِلاینفک رہی ہے۔ شاعرِ مشرق علامہ اقبال ایک ایسے فلسفی شاعر اور سیاسی رہنما تھے جو اپنے افکار و فلسفۂ حیات سے صرف مسلمانانِ ہند ہی کو نہیں بلکہ مغربی دنیا کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب رہے، کس طرح ممکن تھا کہ وہ بنگلا زبان بولنے والے مسلمانوں کو متاثر نہ کرتے۔ چنانچہ کلامِ اقبال شمال مغربی ہند میں متعارف ہوتے ہی بنگلا زبان و ادب میں ترجمہ ہونا شروع ہو گیا۔ یہاں یہ کہنا بے محل نہ ہو گا کہ شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے جن تین زبانوں یعنی اردو، فارسی اور انگریزی میں اپنے فکر و کلام کا اظہار کیا، بنگال میں ان زبانوں کے جاننے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی مگر سب لوگ تو ان زبانوں پر دسترس نہیں رکھتے تھے اور اقبال کے فکر وفن تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر تھے۔ چنانچہ بنگال کے اہلِ فکر و دانش نے اس حقیقت کو محسوس کیا اور اس کمی کو پورا کرنے کے لیے آگے بڑھے، کلامِ اقبال کو بنگلا زبان میں منتقل کرنے کی طرف توجہ دی اور ایک تسلسل کے ساتھ مطالعۂ اقبال جاری رکھا۔ جنگِ عظیم اوّل ملتِ اسلامیہ کو پارہ پارہ اور منتشر کرنے کا سبب بنی۔ اس کی مناسبت سے علامہ اقبال کا مقبول ترین نغمہ 'ترانۂ ملی' بنگلا زبان میں

ترجمہ ہو کر مسلمانانِ بنگال کا ملت سے رشتہ مزید مستحکم کرنے کا باعث بنا۔ شاید اقبال کا یہ وہ پہلا کلام ہے جسے سب سے پہلے بنگلا میں ترجمہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ بنگلا زبان میں اقبال شناسی کو فروغ دینے والوں کے پیش رو کوی میزان الرحمٰن اس سلسلے میں بتاتے ہیں:

> میں علامہ اقبال سے ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء میں ماہنامہ الاسلام میں شائع ہونے والی ان کی مشہور نظم 'ترانۂ ملیؔ' کے بنگلا ترجمہ کے ذریعے سے متعارف ہوا۔

اس بیان کے علاوہ تاریخِ بنگلا زبان میں اقبال شناسی کے آغاز کا کوئی متعین ثبوت نہیں ملتا۔ چنانچہ ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ بنگلا زبان میں اقبال شناسی کا نقطۂ آغاز ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء ہے۔

اس کے بعد بنگلا شاعری کے افق پر انقلابی شاعر قاضی نذرالاسلام شعلہ بن کر نمودار ہوتا ہے۔ وہ اپنی شاعری میں جذبہ و حرارت کی بلندیوں کو چھونے والا شاعر ہے۔ جو اتحادِ ملت، ارتقائے خودی اور ہر باطل سے ٹکرا جانے کے جذبے سے سرشار تھا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ایک عرصے تک بنگلا زبان میں اقبال کے مزید تراجم وغیرہ نظر نہیں آتے، تاہم ۱۹۳۰ء میں جب الٰہ آباد کانفرنس میں علامہ اقبال نے اپنے صدارتی خطاب میں مسلمانوں کے لیے ایک متعین راہ پیش کی تو اہلِ بنگال اقبال سے مزید متاثر ہوئے اور اہلِ قلم نے اقبال کو بنگلا میں منتقل کرنے پر بھی توجہ دی۔ اس سلسلے میں عظیم اقبال شناس ڈاکٹر سید علی احسن کی رائے سند کی حیثیت رکھتی ہے اور بنگلا زبان میں اقبال شناسی کی تاریخ کے سلسلے میں انتہائی اہم ہے۔ وہ اپنی مرتبہ و مترجمہ کتاب اقبالیر کویتا (اقبال کی نظمیں) کے بھومیکا یعنی پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

> بنگال کے مسلمانوں کے ہاں مسلم تہذیب و ثقافت کے احیا و بازیابی کی باتیں اجنبی نہیں تھیں۔ سیاسی احتجاجی لہروں نے بنگالی مسلمانوں کے جمود کے شکار دلوں میں بھی حرکت پیدا کی۔ ادیب و شعرا خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے بے جان مسلمانوں کو جگانے کی باتیں کرنے لگے۔ میر مشرف حسین، مزمل حق، اسماعیل حسین شیرازی اور کیقباد وغیرہ جیسے مشاہیر ادیب و شعرا کی تصانیف میں غلامی کے خلاف بے حد دکھ کا احساس نمایاں تھا اور انگریزوں سے رواداری کے احساسِ کمتری کا شائبہ بھی نہیں ملتا۔

اس کے بعد سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں:

> اقبال سے ہمارا تعارف اس سے بھی بعد کی بات ہے۔ پہلی جنگِ عظیم کے بعد خلافتِ عثمانیہ کے خاتمے سے جب عالمگیر مسلم اخوت کا خواب ماند پڑ گیا تھا، تو نذر الاسلام نے اچانک اسلام کے قرونِ اولا کی داستانیں اور عظمتِ رفتہ یاد دلاتے ہوئے ہمارے بے حس و حرکت دلوں پر کاری چوٹ لگائی۔ وہ شعلہ بن کر نمودار ہوئے جس نے ہمارے دلوں میں امنگ اور جذبہ پیدا کیا۔ اسی زمانے میں اشرف علی خان نے اقبال کی نظم 'شکوہ' سے ہمیں متعارف کرایا۔ وہ نذرالاسلام کی سالاری میں بنگالی مسلمانوں کی زندگی کے مصائب و آلام و بے قراری اور کسی سچے نظریے کی کمی

کے خلاف اللہ سے شکایت کرتے نظر آتے تھے۔ یوں 'شکوہ' ان کے اپنے دل کی بازگشت تھی۔ 'شکوہ' کی ادبی حیثیت جیسی بھی ہو مگر اس شکایت نے ہمارے احساسات میں ہلچل پیدا کر دی۔ نذرل ہمیں اچھا لگا تھا، اقبال اور بھی اچھا لگا۔ نذرل میں تپش غیرمعمولی تھی مگر اس تپش میں جلن ضرور تھی، ٹھنڈک سے عاری۔ اقبال کی شاعری میں جلن بھی ہے مگر مذہب کی مستحکم ابدی حقائق سے بیگانگت نہیں۔ اس لیے وہ دراصل تسکین بخشنے اور احساسِ زندگی میں بے مثال ہے۔ اس کے بعد جب انھوں نے صاف صاف آواز میں ہندوؤں سے منفرد ہو کر ہندوستان کے مسلمانوں کو کسی اور ملی اتحاد تلاش کرنے کو کہا تب ہم نے ان کو رہبر و رہنما کا منصب عطا کیا۔

چنانچہ اہلِ قلم اور فکر و دانش میں اقبال شناسی کے سلسلے میں سرگرمی شروع ہوئی جو ایک تسلسل کے ساتھ جاری رہی اور مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیرمسلم بھی اقبال شناسی میں اپنا کردار ادا کرتے رہے۔ جب ہم بنگلا زبان میں اقبال شناسوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ان میں اس دور کے درجۂ اوّل کے مشاہیر و اہلِ قلم ادبا و شعرا نظر آتے ہیں جن میں شاعر غلام مصطفیٰ، ابوالحسین، فروغ احمد، تعلیم حسین، سیّد علی احسن، امیا چکراورتی، بینظیر احمد، سیّد عبدالمنان، کمال الدین خان، قاضی عبدالودود، صوفیہ کمال، محمد محفوظ اللہ، عبدالمنان طالب وغیرہ جیسے نامور اہلِ علم و نظر شامل ہیں۔

اقبال شناسی کا یہ سلسلہ ایک تسلسل کے ساتھ جاری رہا مگر ۶۸ء میں حکومت کے خلاف جو طوفانی تحریک برپا ہوئی اس سے بنگلا زبان میں اقبال شناسی کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا کیوں کہ اقبال نظریۂ پاکستان کے خالق تھے اور مشرقی پاکستان میں برپا ہونے والی تحریک جو حکمرانوں کے خلاف اٹھی تھی، رفتہ رفتہ نظریۂ پاکستان، سلامتیِ پاکستان اور اردو زبان کے خلاف چل پڑی۔

تعصب کی بنیاد پر چلنے والی اس تحریک کے دوران میں نہ صرف ڈھاکا یونی ورسٹی کے مشہور اقبال ہال کو اپنے نام سے محروم کر دیا گیا بلکہ اس کی لائبریری میں موجود اقبالیاتی ادب بھی بلوائیوں کا نشانہ بنا۔

چنانچہ نو ماہ پر محیط علاحدگی کی خونی تحریک اور اس کے نتیجے میں قائم ہونے والے بنگلادیش میں نظریۂ پاکستان، اردو زبان، مصورِ پاکستان اور خالقِ پاکستان کے ساتھ ساتھ ان کے نشانات کو بھی مٹا دیا گیا۔ جو ادیب و شعرا پاکستان، نظریۂ پاکستان اور اردو و اقبال سے بے حد محبت رکھتے تھے وہ زیرِ عتاب آ گئے۔ کچھ لوگوں نے حالات سے سمجھوتا کرتے ہوئے اپنا راستہ بدل لیا۔ کچھ نے دل برداشتہ ہو کر خاموشی اختیار کر لی۔ کچھ لوگوں نے اپنے ذاتی کتب خانوں کو بھی نظریۂ پاکستان سے متعلق کتابوں سے پاک کر دیا، تاہم عاشقانِ اقبال نے انفرادی طور پر اپنا کام جاری رکھا مگر ناموافق حالات نے اقبال شناسی کو جو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا اس کے نتیجے میں نئی نسل اردو و فارسی میں دسترس نہ رکھنے کے باعث اقبال کے نام تک سے بے خبر ہو گئی۔

جب اقبال شناسی کو آزادی ملی تو نئی نسل نے عظمتِ رفتہ سے سلسلہ منقطع پایا۔ اب

نئے کام کرنے کے مواقع بہت کم میسر ہیں اور اقبال پر شائع ہونے والی تصانیف کے بارے میں معلومات بھی بہت کم دستیاب ہیں۔ ذیل میں منتشر معلومات کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور کتابیات کی ترتیب سے اقبالیاتی ادب کا نقشہ پیش کیا گیا ہے اور اقبال سے منسوب رسائل، جرائد و مجلّات میں شائع ہونے والے تراجم مضامین اور مقالات کو انفرادی طور پر پیش کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ کتابیات کچھ تذکروں اور ادبی مضامین اور ذیلی تذکروں کی مدد سے مکمل کی گئی ہے اس لیے اس میں کہیں کہیں تشنگی محسوس ہو گی مگر ہم اس سلسلے میں معذور ہیں۔ اس مطالعے میں یہ کوشش ضرور کی گئی ہے کہ اقبالیات پر ہونے والا کوئی مختصر کام بھی شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔ ہوسکتا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ نئی دریافتوں کے ذریعے سے یہ خلا بھی پُر ہوتے جائیں۔

بنگلا دیش بننے کے بعد دو اداروں نے اقبال شناسی کے میدان میں قابلِ ستائش کام کیا۔ نیم سرکاری ادارہ اسلامک فاؤنڈیشن بنگلا دیش اور غیر سرکاری ادارہ علامہ اقبال شنگشد۔ آغاز میں اسلامک فاؤنڈیشن بنگلادیش نے اقبال پر سیمینار وغیرہ کے انعقاد میں معاونت کی اور اقبالیات کی اشاعت میں ہر اوّل دستے کا کام کیا۔ دوسری جانب اقبال شنگشد اپنے قیام کے دنوں سے باقاعدگی کے ساتھ اقبال کے یومِ ولادت اور وفات کی مناسبت سے علمی مذاکرے اور کانفرنسیں منعقد کرواتا اور اس کے ساتھ ساتھ اقبال پر کتابیں بھی شائع کرتا رہا۔ اس کے علاوہ علامہ اقبال شنگشد پتریکا کے عنوان سے ایک جریدہ باقاعدگی سے شائع کر رہا ہے جب کہ اپریل ۱۹۸۹ء اور اکتوبر- دسمبر ۹۸ء میں Iqbal Studies کے نام سے دو شمارے انگریزی میں شائع کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی شنگشد پتریکا کا ایک حصہ انگریزی میں بھی ہوتا ہے۔ بنگلا زبان میں اقبال شناسی کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے چنانچہ مضمون کے آخر میں اس کی ایک مکمل فہرست منسلک کی جا رہی ہے۔

اس مطالعے میں اقبالیات پر شائع ہونے والے تمام تراجم، مضامین و مقالات کو ممکنہ حد تک شامل کیا گیا ہے اس میں اقبال پر شائع ہونے والی خصوصی مطبوعات کے علاوہ دیگر کتب و رسائل میں شامل ترجمے یا مضامین کی بھی نشاندہی کر دی گئی ہے تاکہ ان تک رسائی آسان ہو سکے۔ اقبال سے متعلق مضمون یا ترجمے کا صفحہ نمبر بھی بتا دیا گیا ہے۔

اس مطالعے میں کتابیاتی ترتیب کے ساتھ بنگلا اقبالیات پیش کرنے سے پہلے ان تمام اقبال شناسوں سے رابطہ کیا گیا جو بقیدِ حیات ہیں۔ اس کے علاوہ ڈھاکا اور راج شاہی یونی ورسٹیوں کے کتب خانوں سے رابطہ کر کے استفادہ کیا گیا مگر اب بھی شائقینِ اقبال کے ذاتی کتب خانوں یا دیگر کتب خانوں سے کچھ چیزیں دریافت ہونے کا امکان ہے اس کے لیے مسلسل کوشش جاری ہے۔ امید ہے کہ اس کے نتائج ضرور برآمد ہوں گے۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اگرچہ سابقہ مشرقی پاکستان کے نجی اور سرکاری کتب خانوں میں رکھی گئی مطبوعات میں سے اقبال، نظریۂ پاکستان، تحریکِ پاکستان اور قائداعظم جیسے موضوعات پر کتابوں میں سے کچھ تعصب کی نذر ہو گئیں مگر موجودہ پاکستان کے مختلف کتب خانوں میں ان موضوعات پر جو مواد اور کتابیں موجود ہیں، وہ انتہائی بے توجہی کا شکار ہیں جب کہ یہ نادر کتب تاریخی سرمایہ ہیں۔ ان کتب خانوں میں ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، ادارہ مطبوعاتِ پاکستان اور کراچی میں واقع جامعہ کراچی کے کتب خانے اور نذرل اکادمی کی لائبریری قابلِ ذکر ہیں۔ ان لائبریریوں میں وہ نادر مطبوعات موجود ہیں جو سابق مشرقی پاکستان کی کسی بھی لائبریری میں موجود نہیں ہیں۔

کتابیاتِ اقبال

اتشوارگا (منظوم نذرانہ): فروغ احمد، شات شاگاریرماجھی، کلکتہ، نوروز پبلشنگ ہاؤس، دسمبر ۱۹۴۴ء، سرورق۔

احمد امین او اقبال (احمد امین اور اقبال): دتلف خالد، ترجمہ کمال الدین احمد خان، اسلام آباد، سندھان، آزادی نمبر جولائی- اگست ۱۹۷۱ء، ص: ۴۱۷- ۴۴۲

ادھیکار (استحقاق): علامہ اقبال شنگشد یادگار، مجلّہ، مدیر عبدالواحد، ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، نومبر ۱۹۸۷ء

اسرارِ خودی: اقبال، مترجمہ سیّد عبدالمنان، کلکتہ پہلا ایڈیشن الحرا لائبریری، ۱۹۴۰ء، دوسرا ۱۹۴۱ء ڈھاکا، تمدن پبلی کیشنز، اوّل ۱۹۴۵ء، دوم ۱۹۵۰ء، ۱۹۶۰، بیشیا شھیتیا کیندرا، ایڈیشن ستمبر ۱۹۹۴ء

اسرارِ خودی (جزوی): محمد عبدالحئ، (ڈاکٹر)

اسرار خودی: میرزا سلطان احمد، ڈھاکا، ۱۹۵۴ء

اسلامے دھرمیا چنتبار پونار گاٹھان (The Reconstruction of Religious Thought in Islam) سر محمد اقبال، مترجمہ کمال الدین خان، محمد مقصود علی، ادھیاپک سعید الرحمٰن، عبدالحق، مرتبہ، ادھیا پک ابراہیم خان، ڈھاکا، پاکستان پبلی کیشنز، طباعت اوّل ۱۹۵۷ء، اشاعت سوم اسلامک فاؤنڈیشن بنگلا دیش اوّل ۱۹۸۶ء دوم جون ۱۹۸۷ء، چہارم علامہ اقبال شنگشد اوّل: جنوری ۲۰۰۳ء

اقبال اکاڈیمی پتریکا (مجلّہ اقبال اکاڈیمی): مدیر: میزان الرحمٰن، ڈھاکا، کراچی، اقبال اکاڈیمی، پہلا شمارہ ۱۳۷۸ب

اقبال: ابراہیم خاں، بتائن ڈھاکا، بنگلا اکاڈیمی، اشاعت اوّل ۱۹۶۷ء، ص: ۳۵-۳۵۲

اقبال: عبدالقیوم ترجمہ محمد عبدالحیٔ، پاکستانیز شنگشکرتیک اترادھیکار (پاکستان کا تہذیبی ورثا) مدونہ شیخ محمد اکرم، ڈھاکا، پاکستان پبلی کیشنز، دوسرا ایڈیشن، ۱۹۶۶ء، ص: ۳۱۲-۳۲۴

اقبال: غلام رسول، ڈھاکا

اقبال: عبدالودود، قاضی عبدالودود راچانابلی، مرتبہ عبدالحق، ڈھاکا، بنگلا اکاڈیمی، اشاعت اوّل، اشاڑ ۱۳۹۵اب جون ۱۹۸۸ء، ص: ۴۸۴-۴۹۰

اقبال (پانچ مضامین): محمد عبداللہ، مسلم جاگارانے کاینچن کوی شھیتیک (مسلمانوں کی بیداری میں چند ادیب وشعرا) ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن بنگلا دیش، اشاعت اوّل اکتوبر ۱۹۸۰ء، ص: ۲۸۲-۳۰۹

اقبال: محمد شہید اللہ، ڈھاکا رینیسیاں پرنٹرز، اشاعت اوّل ۱۹۴۵ء، دوسرا ایڈیشن ۱۹۴۷ء، اضافہ شدہ نیا ایڈیشن ۱۹۴۹ء اضافہ شدہ ایڈیشن ۱۹۵۸ء، جون ۱۹۶۷ء

اقبال و پاکستان اندولن (اقبال اور تحریک پاکستان): ممتاز حسن، مترجم محمد مطیع الرحمٰن، اسلام آباد، سندھان، فروری- مارچ ۱۹۶۶ء، ص: ۴۱-۵۲ اور اپریل ص: ۳۳-۴۵

اقبال اور رابندراناتھ (اقبال اور رابندراناتھ): غلام مصطفیٰ، امار چنتا دھارا (میرے افکار) ڈھاکا، احمد پبلی کیشنگ ہاؤس، طباعتِ دوم اکتوبر ۱۹۶۸ء، ص: ۲۱۳-۲۳۳

اقبال او غلام مصطفی: تولانا ملك آلوچانا (قبال اور غلام مصطفیٰ: تقابلی جائزہ): محمد عبداللہ، مسلم جاگارانے کیک جان کوئی شاہتیک، ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن، بنگلا دیش، اشاعت اوّل اکتوبر ۱۹۸۰ء، ص: ۲۸۶- ۳۰۹

اقبال او مانا باتاناد (اقبال اور نظریۂ انسانیت): دیوان محمد اظرف، ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن بنگلا دیش

اقبال او مانا باتاناد (اقبال اور نظریہ انسانیت): نصیر احمد، کلکتہ

اقبال او مسلم چنتادھارا کایکٹی کاتھا (اقبال اور مسلم افکار کی چند باتیں): حسن زمان، شماج شنشکریتی شاہتیا ڈھاکا، بنگلا اکاڈیمی، اشاعتِ اوّل ۱۹۶۷ء، ص: ۱۲۷-۱۴۲

اقبال ایك اننیا پراتیبھا (اقبال ایک منفرد صاحبِ کمال شخصیت): عبدالمنان طالب، ڈھاکا، قلم، اگست ۱۹۸۶ء، ص: ۱۷-۳۰

اقبال بھارتیر کوی (اقبال بھارتی شاعر): سیّد مظفر حسین برنی، ترجمہ دیوی پراشاد بندوپدہیائے، نیا دہلی، شاہتیا اکادمی، ۱۹۹۸ء

اقبال پراتیبھا: (کمالِ اقبال) ادھیا پک غلام رسول، ڈھاکا، اشاعت اوّل اسلامک فاؤنڈیشن بنگلا دیش، دوم ایضاً ۱۳۸۶اب

اقبال (علامہ محمد اقبال): شنکھپتا اسلامی بشیا کوش (الموسوعۃ الاسلامیۃ الموجزۃ بلغۃ البنغالیۃ) جلد اوّل، ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن بنگلا دیش، جون ۱۹۸۲ء، ص: ۱۰۳- ۱۰۵

اقبال پراتیبھا: سیّد عبدالمنان، ڈھاکا
اقبال پراشنگا (بسلسلہ اقبال): فروغ احمد، فروغ راجانابلی (کلیاتِ فروخ) جلد دوم، مرتبہ عبدالمنان سیّد، ڈھاکا، بنگلا اکاڈیمی جون ۱۹۹۶ء، ص: ۳۲۱- ۳۲۶
Iqbal-The Philosopher: سیّد عبدالحیٔ، چاٹ گام، اسلامی کلچر سینٹر، نومبر ۱۹۸۰ء
اقبال چایانیکا (منتخب اقبال): ڈھاکا ناشر پاکستان پبلی کیشنز، پہلا ایڈیشن، دسمبر ۱۹۶۹ء
اقبال دارشنے بودھی (فلسفۂ اقبال میں خود شناسی): محمد اظرف، پرنسپل، ڈھاکا، بنگلا اکاڈیمی پتریکا، سال سوم اول شمارۂ بیشاخ- سر ابن ۱۳۶۶ ب، ص: ۱-۴
اقبال دارشنے خداتتنا (فلسفۂ اقبال میں حقیقتِ خدا): ڈاکٹر محمد شہید اللہ، ڈھاکا، ماہ نو، بیساخ ۳۳۶ اب، ص: ۲-۵
اقبال دیشے بدیشے (اقبال دیش پردیش میں: یومِ اقبال پر تقاریر): ڈھاکا، کراچی، اقبال اکاڈیمی، پہلا ایڈیشن ۳۷۴ اب، ۱۹۶۲ء، دوسرا ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد اپریل ۱۹۹۹ء
اقبال شاہیتئے شماج دریشٹی (ادبیات اقبال میں معاشرتی نقطۂ نظر): حسن زمان، شماج شنکریتی شاہیتا، ڈھاکا، بنگلا اکاڈیمی، اشاعت اوّل ستمبر ۱۹۶۷ء، ص: ۱۱۶- ۱۲۶
اقبال شاہیتیر ادارشا: (نظریۂ ادبِ اقبال) ڈھاکا، قلم اپریل، ۹۰ء (اداریہ)
اقبال شریتی بکتریتابلی (مقالاتِ یومِ اقبال): مرتبہ عاشق حسین، ڈھاکا، پاکستان پبلی کیشنز، ۱۹۶۸ء
اقبال شاہیتیر بھومیکا (دیباچہ ادبِ اقبال): حسن زمان، شماج، شنگشکریتی، شاہیتیا ڈھاکا، بنگلا اکاڈیمی، اشاعتِ اوّل ستمبر ۱۹۶۷ء، ص: ۱۰۳- ۱۷۲
اقبال کبیر شیلپا روپ (اقبال کی شاعری کے فنی محاسن): محمد محفوظ اللہ، شاہیتا اوشایتیک (ادب و ادیب) ڈھاکا، موکتا دھارا، ۱۹۷۸ء، ص: ۱۵۱- ۱۶۹
اقبال کیئے شماج دارشن (اقبال کی شاعری میں فلسفۂ معاشرہ): اشرف فاروقی، ڈھاکا، روزنامہ آزاد، آزادی نمبر، اگست ۱۹۵۰ء
اقبال کبیر ناتون پراشنگھا: امیا چکراورتی، ڈھاکا، ڈھاکا ڈائجسٹ
اقبال مانانے انپشنے (خیالاتِ اقبال کی تلاش): فہمید الرحمٰن، ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، پہلا ایڈیشن، نومبر ۱۹۹۵ء
اقبال مانش (خیالاتِ اقبال): مدونہ پاکستان پبلی کیشنز، ڈھاکا، پہلا ایڈیشن ۱۹۶۴ء، دوم ۱۹۶۷ء
اقبال، نذرل اور رابندراناتھ (اقبال، نذرالاسلام اور رابندرناتھ): حسن زمان، شماج شنشکریتی شاہیتا، ڈھاکا، بنگلا اکاڈیمی، اشاعتِ اوّل ۱۹۶۷ء، ص: ۱۴۳- ۱۷۲

اقبال نذرل نامہ: میزان الرحمٰن او نورالاسلام، ڈھاکا، اقبال نذرل اسلام سوسائٹی، اوّل ایڈیشن جنوری ۱۹۶۰ء

اقبالیر انسان کامل او نذرالاسلا میرپوروشتتام: (اقبال کا انسان کامل اور نذرالاسلام کا پوروشتتام) شاہد علی، ڈھاکا، پریکھان نذرل شماران سنکھا، ص: ۶۱-۶۴

اقبالیر بانی: غلام مصطفیٰ، امار چنتادھارا، غلام مصطفیٰ، ڈھاکا، احمد پبلشنگ ہاؤس، طباعت دوم اکتوبر ۱۹۶۸ء، ص:۹۲-۱۰۰

اقبالیر پیغام: غلام مصطفیٰ، غلام مصطفیٰ پراباندھاشنکلن، ڈھاکا، احمد پبلشنگ ہاؤس، طباعتِ اوّل جون ۱۹۶۸ء، ص: ۲۸۴-۲۹۲

اقبالیر پیغام: ایس، واجد علی، ڈھاکا، دی پاکستان بک کمپنی، ٦٦ فراش گنج روڈ

اقبالیر جیبان دارشن (اقبال کا فلسفۂ حیات): حسن زمان، شماج شنشکریتی شاہیتا، ڈھاکا، بنگلا اکاڈیمی، اشاعتِ اوّل، ۱۹۶۷ء، ص:۱۰۴- ۱۱۳

اقبال چنتا دھارا خودی (افکارِ اقبال- خودی): ڈاکٹر محمد شہید اللہ، ڈھاکا، اعلان، سالِ اوّل شمارہ ۱۳، جولائی ۱۹۵۲ء

اقبالیر دریشٹیتے اجتہاد (اقبال کی نظر میں اجتہاد): کمال الدین، اسلام آباد، سندھان مارچ ۱۹۶۹ء، ص: ۹-۱۳

اقبالیر رباعی کویتابال جبریل ہتے (رباعیات اقبال بالِ جبریل سے)

اقبالیرزبورِ عجم (منتخب از زبورِ عجم): عبدالرشید خان، ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن بنگلا دیش، اشاعتِ اوّل ۳۹۳ اب، اپریل ۱۹۸۷ء

اقبالیر سیر شٹھبا کویتا (اقبال کی شاہکار ۱۵۳ نظمیں): مرتبہ عبدالواحد، ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، اشاعتِ اوّل، اپریل ۱۹۹۶ء

اقبالیر شیکھا: میزان الرحمٰن،

اقبالیر شیکئا دارشن (Iqbal's Educational Philosophy): اصل خواجہ غلام السیّدین، ترجمہ سیّد عبدالمنان، ڈھاکا، محفوظ پبلی کیشنز، اشاعتِ اوّل، یومِ اقبال اپریل ۱۹۵۸ء، (زمانہ ترجمہ: ۱۹۴۵ء- ۱۹۴۶ء)

اقبالیرراجنیتک چنتا دھارا (اقبال کے سیاسی افکار): محمد عبدالرحیم، ڈھاکا- کراچی، اقبال اکاڈیمی- ۱۹۶۰ء، ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن بنگلا دیش، ۱۹۸۱ء، ۱۹۸۴ء، خیرون پراکاشنی جون ۲۰۰۲ء

اقبالیر کبیا اودارشن (اقبال کی شاعری اور فلسفہ): ابوضحیٰ نوراحمد، ڈھاکا، ماہِ نو، اپریل ۱۹۶۹ء، ص: ۲۱-۲۲

اقبالیر کبیا شخچایان (مجموعۂ کلامِ اقبال): بے نظیر احمد، ڈھاکا۔
اقبالیر کبیا شخچایان (اقبال کا مجموعۂ کلام): مترجمہ منیر الدین یوسف، اشاعتِ اوّل، ڈھاکا، بنگلا اکاڈیمی، کارتک ۱۳۶۷ اب، اکتوبر ۱۹۵۹ء، دوسرا ایضاً، تیسرا ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن بنگلا دیش، ۱۹۸۲ء، چوتھا ایضاً ۱۹۸۸ء
اقبالیر کویتا (اقبال کی شاعری): امیا چکراورتی، ڈاکٹر، ڈھاکا، قلم، مئی ۱۹۸۶ء
اقبالیر کویتا (اشعارِ اقبال): کبیا نوباد: ابوالحسین، رنگپور ۱۹۸۶ء، ڈھاکا ۱۹۵۲ء
اقبالیر کویتا (اقبال کی نظمیں): فروغ احمد، سیّد علی احسن و ابوالحسین مرتبہ علی احسن، سیّد، ڈھاکا، پیراڈائز لائبریری ۱۹۵۲ء
اقبالیر کویتا (اشعارِ اقبال): شنتیا گنگو پدھیائے، کلکتہ، اشاعتِ اوّل، شوم پراکاش ۱۹۸۰ء
اقبالیر نیا جہان (اقبال کا نیا جہان): محمد عبداللہ، مسلم جاگا نانے کائنک جان کوی شاہیتک، ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن بنگلا دیش، اشاعتِ اوّل، ۱۹۸۰ء، ص: ۲۶۶-۲۷۷
اقبالیکا باچھوٹو دیر اقبال: (اقبالیکا یعنی بچوں کا اقبال حیات و خدمات)، ماسٹر محبوب جمال زیدی، کلکتہ، کتاب محل
اقبالیکا (منتخب نظمیں از بانگ درا): میزان الرحمٰن، ڈھاکا، نذرل اسلام، اقبال اکاڈیمی، ۱۹۵۲ء، اقبال نذرل اسلام سوسائٹی ۱۹۶۰ء
اقبالیر مانا موگدھا کا بانی تارون شماجیر شونیتا کے شیہاریتا کرے (خطبہ سلسلہ یومِ اقبال): میر قاسم علی، ڈھاکا، قلم، دسمبر ۱۹۹۳ء، ص: ۷۳-۷۶
اقبالیر نیر باچیتا کویتا (اقبال کے منتخب اشعار): مترجم فروغ احمد، راج شاہی، اسلامک شنگشکریتیک کیندرا، راج شاہی سینٹر، ۱۹۸۰ء، فروغ احمد راچانابلی (کلیات فروغ احمد) جلد دوم مرتبہ عبدالمنان سیّد، ڈھاکا، بنگلا اکاڈیمی، جون ۱۹۹۶ء، ص: ۲۳۰، ۲۷۹
انوبھائو (علامہ اقبال شنگشد یادگار مجلّہ): مدیرِاعلیٰ محمد عبدالواحد، ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، اپریل ۱۹۸۷ء
بالِ جبریل: علامہ اقبال، مترجمہ میزان الرحمٰن، ڈھاکا، اقبال نذرل سوسائٹی، اشاعتِ اوّل ستمبر ۱۹۶۰ء، اسلامک فاؤنڈیشن، بنگلا دیش گیارہویں اشاعت، جون ۱۹۹۷ء
بانگِ درا: قاضی اکرم حسین (جوگ بانی میں شائع ہوئی)
بیکیتریتیا بادیر کبیاروپ: علامہ اقبال اور نذرل اسلام (تصویرِ خودی شاعری میں: علامہ اقبال اور نذرل اسلام) ریحان شریف، ادھیا پک، اسلام آباد سندھان، جون ۱۹۶۹ء، ص: ۹-۱۵
بیشیا جانی ناتارکوی علامہ اقبال (عالمی شاعر اقبال): منصور احمد، ڈھاکا، ماہ نامہ مدینہ، جولائی ۲۰۰۲ء

بیشیا شھیتیا، او علامہ اقبال (عالمی ادب اور علامہ اقبال): منصور احمد، ڈھاکا، ماہ نامہ مدینہ، اکتوبر ۱۹۹۷ء

بیشیا شبھیاتائے اقبالیرآبادان (تہذیب و تمدنِ عالم میں اقبال کے خدمات): دیوان محمد اظرف، ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، اشاعت اوّل نومبر ۲۰۰۰ء

بیشیا نبیبر کبیا شمالوچنا (جناب رسالت مآبؐ کا ادبی تبصرہ): اقبال، ترجمہ لطف الرحمٰن فاروقی، ڈھاکا، قلم، اکتوبر ۱۹۹۳ء، ص: ۳-۵

پاتھیربانشی: قاضی اکرم حسین ادھیا پک،

پاتھیر پیغام (پیغامِ اقبال: حیات و خدمات): میزان الرحمٰن، مولوی، کلکتہ، کتاب محل ۱۹۴۳ء

پاکستان اندولانیراو یتیہاشک پاٹابھومی (تحریکِ پاکستان کا تاریخی پس منظر): ممتاز حسن، ترجمہ محمد مطیع الرحمٰن، اسلام آباد، سندھان، آزادی نمبر جولائی- اگست ۱۹۷۱ء، ص: ۴۰۱- ۴۱۶

پاکستانیز اویتیہاشیک پاٹا بھومیکا: (پاکستان کا تاریخی پس منظر علامہ اقبال کے دو خطبات، قائداعظم کو لکھے گئے ۱۳ خطوط اور اسلام اور قوم پرستی کے عنوان سے ایک مضمون کا ترجمہ) سیّد عبدالمنان، کراچی، اقبال اکاڈیمی پاکستان، اشاعتِ اوّل ۱۴ر فروری ۱۹۵۹ء

پاکستانیر کوی (علامہ اقبال): فروغ احمد، آزادکرو پاکستان، کلکتہ، قاضی افسر الدین احمد اویس، ایم فداالحق، اشاعت اوّل ۱۹۴۶ء، نظم نمبر ۷

پرارتھانا (دعا): ترجمہ ڈاکٹر محمد شہید اللہ، ڈھاکا، چھاتروبارتا، ۱۴ر اگست ۱۹۷۱ء

پرکیریتیر اوپر مانا بادھیتیا: اقبال دارشن (فطرت پر انسانی اختیار: فلسفۂ اقبال) محمد عبداللہ، مسلم جاگارا نے کیک جان کوی، شاہتک، ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن، بنگلا دیش، اشاعتِ اوّل، اکتوبر ۱۹۸۰ء، ص: ۲۷-۲۸۵

پراگیان چارچائے ایران: (The Development of Metaphysics in Persia) محمد اقبال، ڈاکٹر، مترجمہ، کمال الدین خان، ڈھاکا، پوربا پاکستان اقبال اکاڈیمی، اشاعتِ اوّل، بھادو، ۱۳۷۲ اب ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن، بنگلادیش۔

پیام مشرق: امیاچکراورتی

ترانۂ ملی: فضل الحق سلبرس

ترانثیر کانپوں لگئیے دائو: (علامہ اقبال شنگشد یادگار مجلّہ) مدیر: محمد عبدالواحد، ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، اپریل ۱۹۸۶ء

تعارفی پیمپلٹ: اقبال گاوے شاناپاریشد، (ادارۂ تحقیقاتِ اقبال) کولکتا، ۲۰۰۰ء

تومار بانیر موکورے (نذرانۂ عقیدت): تعلیم حسین، راچاناشاما گرا، مرتبہ: مفروجہ چوہدری،

ڈھاکا، پریتی پراکاش، اشاعتِ اوّل، ۱۹۹۸ء، ص: ۱۵۸

جاگارانی: میزان الرحمٰن، کلکتہ، کتاب محل، ۱۹۴۳ء

جاوید نامہ: شنکھا گھوش، کلکتہ

جباب: (جواب، یادگار مجلّہ) ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، نومبر ۱۹۸۶ء

جوباشما جیر پراتی اقبال: (نوجوانوں کو اقبال کی نصیحت)، دیوان محمد اظرف، ڈھاکا، قلم، ص: ۶-۹

جوگ شنکا ٹیری کوی اقبال (مشکل دور کے شاعر اقبال): امیا چکراورتی

جلوہ اقبال: منور الدین چوہدری، ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن، بنگلا دیش

جوباشماجبرپراتی اقبال (نوجوانوں سے اقبال کا خطاب): دیوان میں اظرف، ڈھاکا، قلم، دسمبر ۱۹۹۳ء، ص:۶-۹

جیبان شلپیں اقبال (مصورِ حیات اقبال): محمد محفوظ اللہ، شاہتیا اوشاہیتک، ڈھاکا، موکتا دھارا، ۱۹۷۸ء، ص: ۱۳۷- ۱۵۰

چار دین بیاپی انٹرنیشنل اقبال کانفرنس: (چار روزہ بین الاقوامی اقبال کانفرنس)، (اقبال اکاڈیمی منعقدہ لاہور کانفرنس)، ڈاکٹر عبدالواحد، ڈھاکا، روزنامہ سنگرام، ۹رمئی ۲۰۰۳ء

چھوٹودیر پریا اقبال (بچوں کا پیارا اقبال): کھندکار بشیرالدین، بریسال، قرآن منزل لائبریری، اشاعتِ اوّل، جنوری ۱۹۶۹ء

چھوٹودیر علامہ اقبال (بچوں کا علامہ اقبال): قاضی ابوالحسن، ڈھاکا، پبلشنگ ہاؤس، چوتھی اشاعت، جولائی ۱۹۶۵ء

حجازیر شوغات (ارمغانِ حجاز): غلام صمدانی قریشی، کراچی، اقبال اکاڈیمی، (اشاعت جون ۱۹۶۲ء، علامہ اقبال شنگشد، ۲۰۰۴ء

رموزے بے خودی: آدم الدین، ادھیا یک،

رموزے بے خودی: عبدالحق فریدی، اے ایف ایم، ڈھاکا، پاکستان پبلی کیشنز ۱۹۵۵ء، اسلامک فاؤنڈیشن، بنگلادیش یکم جولائی ۱۹۸۷

رموزے بے خودی (جزوی): میرزا سلطان احمد، ڈھاکا، ۱۹۵۴ء

زندہ اودے آکاش براماں: (زندہ دور میں سیرِ فلک) سلہٹ، اسلامک فاؤنڈیشن بنگلادیش

شاعرِ اعظم اقبال: ابوضحیٰ نوراحمد، ڈھاکا

شاہین: مرتبہ: عبدالواحد ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد

شاہین: صوفیہ کمال، پراشنتی اوپر ارتھنا، ڈھاکا، شہادتِ حسین، جولائی ۱۹۸۸ء، نظم نمبر ۲۲

شکایت (شکوہ): ابوالفضل، Altaf Husain *Shikwa-jwabe Shikwa*:

شکوار کوی (شکوہ کا شاعر): صوفیہ کمال، من اوجیان، ڈھاکا، بایزیدخان، پلی، ۱۹۵۷ء، نظم نمبر ۳۷
شکوہ مترجم: محمد کلیم اللہ، ابوالحسنات، ڈھاکا، بنگلا اکاڈیمی اشاعتِ اوّل، ستمبر ۱۹۶۸ء
شکوہ او جواب: سیّد عبدالمنان، ڈھاکا
شکوہ او جواب شکوہ: اکرم حسین قاضی
شکوہ او جوابِ شکوہ: اشرف علی خان، اشاعتِ اوّل ۱۹۴۶ء
شکوہ او جوابِ شکوہ: امین الدین، ادھیا پک
شکوہ او جواب شکوہ: بزل الرشید، ادھیا پک
شکوہ او جوابِ شکوہ: مولانا تمیز الرحمٰن، چاٹگام، (شکوہ ۱۹۳۸ء، جواب ۱۹۴۶ء) ایضاً اسلامیہ لائبریری
شکوہ او جواب شکوہ: مترجمہ غلام مصطفیٰ، ڈھاکا، ۱۹۶۰ء، پیشیاشناہیتیارکندرا (مرکزِ ادبیات عالم) اشاعتَ استمبر ۱۹۹۰ء، غلام مصطفیٰ کبیتیا شاماگرا، (کلیاتِ اشعار غلام مصطفیٰ) مرتبہ فیروزہ خاتون، ڈھاکا، غلام مصطفیٰ ٹرسٹ، اشاعتِ اوّل ۱۹۹۹ء، ص: ۴۵۹- ۵۳۵
شکوہ او جواب شکوہ: علامہ اقبال بنگلانو باد محمد سلطان (شکوہ) غلام مصطفیٰ (جواب شکوہ) انگلش ٹرانسلیشن: اے جے اربیری، شمپادک، عبدالواحد، ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، ۲۱/ اپریل ۲۰۰۲ء
شکوہ او جواب شکوہ (کبیانوباد): محمد سلطان، رنگپور اشاعتِ اوّل ۱۹۴۶ء ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن، بنگلادیش تیسرا ایڈیشن ۱۹۸۴ء
شکوہ او جواب: محمد اقبال، ترجمہ میزان الرحمٰن کلکتہ، کتاب محل اشاعتِ اوّل، نومبر ۱۹۴۳ء، دوم مئی ۱۹۴۵ء
شکوہ او جواب: منیرالدین یوسف، ڈھاکا، ۱۹۶۰ء
شکوہ او جواب شکوہ (ناش او نالیشیر حباب): محمد شہید اللہ، ڈھاکا، پروبنسیل لائبریری اشاعتِ اوّل ۱۹۴۲ء، ایضاً اضافہ شدہ نیا ایڈیشن رینیسان پرنٹرز، ۱۹۴۵ء، اپریل ۱۹۶۴ء
شمارانی (اقبال کو نذرانۂ عقیدت): فروغ احمد، ۱۹۳۸ء
شمع اور شاعر (جزوی): محمد عبدالحئی، (ڈاکٹر)
ضربِ کلیم: مترجمہ عبدالمنان طالب، (اقبال اکاڈیمی پاکستان کی طرف سے اشاعت کے لیے ۱۹۶۸ء میں منظور شدہ ترجمہ) ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، اشاعت اوّل، اشاعت اوّل جنوری ۱۹۹۴ء
علامہ اقبال: ابوضحیٰ نورمحمد، ڈھاکا، پاک کتاب گھر، اشاعت اوّل ۱۹۶۰ء
علامہ اقبال مجلہ: عبدالواحد، ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، نومبر ۱۹۸۹ء

علامہ اقبال (حصہ پنجم) : شمپادک عبدالواحد، ڈھاکا، فروری ۱۹۹۴ء
علامہ اقبال (حصہ چہارم): شمپادنا کمیٹی، ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد نومبر ۱۹۹۲ء
علامہ اقبال (حصہ دوم): شمپادنا کمیٹی ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد نومبر ۱۹۹۰ء
علامہ اقبال (حصہ سوم): شمپادنا کمیٹی، ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد جون ۱۹۹۱ء
علامہ اقبال: شنتیا گنگو پادھیائے، کلکتہ
علامہ اقبال گابیشنا پاریشد: (تعارفی کتابچہ)، کلکتہ ۲۰۰۰ء
علامہ اقبال گابیشاناپاریشد پتریکا، کلکتہ، ۲۰۰۱ء
علامہ اقبال: ہارون ابن شہادت، ڈھاکا، ناتون قلم، اگست ۲۰۰۳ء، ص: ۳۸-۴۰
علامہ اقبال (یادگاری کتابچہ): ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن، بنگلادیش ۱۹۸۲ء
علامہ اقبال: محمد ابوطاہر صدیقی، ڈھاکا، اشاعت اوّل، اسلامک فاؤنڈیشن بنگلادیش، دسمبر ۱۹۸۶ء
علامہ اقبالیرجیبان کتھا: ا، ف، م، عبدالحق، کلکتہ، میزان ۷/اکتوبر، ۲۰۰۱ء
علامہ اقبالیر دریشٹیتے اوشماج: (علامہ اقبال کی نظر میں فرد اور معاشرہ) کلکتہ، میزان اپریل ۲۵، ۱۹۹۹ء
علامہ اقبالیر کیریتیتیا (اقبال کا اصل کارنامہ): سیّد ابوالاعلیٰ مودودی، ترجمہ لطف الرحمٰن فاروقی، کلکتہ ہفت روزہ میزان، یکم دسمبر ۱۹۸۵ء
ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، ادھونیک مسلم مانیشا (جدید مسلم دانش): جلد اوّل، ادھیا پک محمد عبداللطیف، ڈھاکا، بنگلاشاہیتیاپاریشد، اشاعت اوّل، اپریل ۲۰۰۴ء، ص: ۶۰-۷۱
علامہ محمد اقبال (تین ورقہ تعارف): ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، ۱۸/ نومبر ۱۹۸۷ء
علامہ اقبال: شکیل ارسلان، ڈھاکا، ماہ نامہ قلم، اپریل ۱۹۹۳ء، ص: ۷۸
علامہ محمد اقبال: عبدالودود، مسلم مانیشا (مسلم دانش) ڈھاکا، اسلامک فاؤنڈیشن بنگلادیش، طباعت چہارم جون ۱۹۸۴ء، ص: ۲۸۰-۲۹۳
علم الاقتصاد: علامہ اقبالیر پراتھام پراکاشیتیا گرانتھا (علم الاقتصاد پر تبصرہ): لطف الرحمٰن فاروقی، ڈھاکا، ماہ نامہ پرتھیوی، دسمبر ۱۹۹۲ء
فروغ احمد او اقبال: شہاب الدین احمد، ڈھاکا، روزنامہ شنگرام، اکتوبر ۱۸، ۲۰۰۲ء
فلسفۂ عجم (زبورِعجم): کمال الدین خان، ڈھاکا، اقبال اکاڈیمی ۱۳۷۲ھ (۱۹۵۲ء)
قادیانی اندولن او کھتمے نبوت شمپار کیے اقبالیربکتبیا: (تحریکِ قادیانیت اور ختمِ نبوت کے بارے میں اقبال کے خیالات): لطف الرحمٰن فاروقی ڈھاکا، ماہ نامہ اگست ۱۹۹۹ء
قلم، ماہ نامہ: (اقبال نمبر) ڈھاکا، اپریل ۱۹۸۸ء (عبدالمنان طالب: اقبال کی تین نظمیں،

بے نظیر احمد: اقبال تھیلے ترجمہ، فروغ احمد: شارانی، سیّد علی احسن: اقبالکے، محبوب الحق، مہاکوی اقبال۔ اشرف الدین: شوبھا گیامانا باتار، مشرف حسین خان، اقبال، مکول چودھری، انانیترشوار، بلبل سرور: امارچوکھیر شمیانائے، عشرت حسین: علامہ اقبال، منیرالدین یوسف: ناباامولایانے اقبال، مریم جمیلہ، ترجمہ میزان الکریم، علامہ اقبالیر جاتھارتھابانی پرایاش، شری زامینی کنتاسین: مہاکوی اقبال، غلام مصطفیٰ: اقبالیربانی، ڈاکٹر گوبندرادیو: پریم، کرمیرشچائے اوشمانجاشئے اقبال، ابوسعید چودھری: تانکے آپان مانے باران کری، عبدالستار: مہاکوی اقبالیر جیبانے شیکھا دیکھا، مشرف حسین خان: منیرالدین یوسفیراقبالیرکابیاشچایان پراشنگے، عبدالواحد: اقبالیر جیبان نچھی، گرانتھاپنچی اوبنگلا بھاشائے راچیتا اقبال بیشا یک راچانابلی، ادارت، شمپادالیرکتھا)

کلامِ اقبال: تعلیم حسین، کوتاشاگر (کلیات اشعار تعلیم حسین) مرتبہ مفروحہ چوہدری، ڈھاکا، پرایتی پراکاش، اشاعت اوّل جولائی ۱۹۹۸ء، ص: ۳۷۱، ۳۸۱

کلامِ اقبال: روح الامین، ڈھاکا

کلامِ اقبال (اقبال کبیرانوباد): مترجمہ غلام مصطفیٰ، ڈھاکا مسلم بنگال لائبریری، اشاعت اوّل ۱۹۵۷ء، غلام مصطفیٰ کبیا شاگرا، مرتبہ فیروزہ خاتون، ڈھاکا، غلام مصطفیٰ ٹرسٹ، اشاعت اوّل، دسمبر ۱۹۹۹ء، ص: ۴۵۷-۵۰۴

کوی اقبال او اقبالیر کویتا (شاعر اقبال اور اقبال کی شاعری): ادھیاپک ابوجعفر، ڈھاکا، نتوں قلم، اپریل ۲۰۰۴ء، ص: ۷-۱۵

کوی اقبال (شاعر اقبال): امیاچکراورتی بمع حبیب اللہ بہار، کلکتہ، بلبل ہاؤس، سنہ ۱۹۴۱ء

کوی اقبال: محمد حبیب اللہ

کوی اقبال: مرتبہ: محمد حبیب اللہ، (بہار)، (حبیب اللہ بہار، الیس واجد علی، امیاچکراورتی، ہمایوں کبیر، جمینی کانت سین، غلام مقصود دہلالی اور مستفیض الرحمٰن) کلکتہ بلبل ہاؤس ۱۹۴۰ء

کوی اقبال کے جاتاٹوکوجینیچھی: (شاعر اقبال کو جہاں تک سمجھی) نورجہاں بیگم مسز، ڈھاکا، پہلا ایڈیشن، ۱۹۶۲ء، دوسرا ۱۹۹۶ء

کوی اقبالکے جاتا ٹوکو دیکھے چھی (شاعر اقبال کو جہاں تک دیکھا): جہاں آرا بیگم، ڈھاکا، شوچایان پراکاش، مارچ ۱۹۹۶ء

کینو اقبال (اقبال کیوں؟): شنکھا گھوش، ڈھاکا، روزنامہ اتفاق، ۲۸-۴-۱۹۹۴ء

ماہِ نو (ماہ نامہ): ڈھاکا، اپریل ۱۹۶۹ء (مہاکوی اقبال: دیوان محمد اظرف، ص: ۱-۲۰، اقبالیر کبیادرشن، ابوضحا نوراحمد، ص: ۲۱-۲۲، اقبالیر کویتا (از زبورِ عجم): عبدالرشید خان، ص: ۲۳، اقبال تھیکے (ازاقبال: عزیز الرحمٰن، ص: ۲۴، تعارف کتاب: اقبال چاپانیکا: سیّد عزیز الحق، ص: ۱۷

ماناشیك بیپلب شادھانے ڈاکٹر اقبال (ذہنی انقلاب پیدا کرنے میں ڈاکٹر محمد اقبال): محمد عبداللہ، مسلم جاگارا نے کا یک جان کوی شاہیتیک، ڈھاکا، اسلامک فاوَنڈیشن، بنگلادیش، اشاعتِ اوّل اکتوبر ۱۹۸۰ء، ص: ۱۴۲، ۱۶۵

محمد اقبال (نذرانۂ عقیدت): تعلیم حسین، کویتا شاماگرا، مرتبہ، مفروجہ: چودھری، بیرتی پراکاشن، ڈھاکا، اشاعت اوّل ۱۹۹۹ء، ص: ۱۸۵

مسجدِ قرطبہ (جزوی): محمد عبدالحیٔ (ڈاکٹر)

مسلمانیرپاریکھا (مسلمانوں کا امتحان): اقبال ترجمہ لطف الرحمٰن فاروقی، کلکتہ، میزان، اپریل ۱۹۹۹ء

ملیتر پونارجاگارا نے اقبال بھومیکا (ملت کی بیداری میں اقبال کا کردار): ڈھاکا، ماہ نامہ پیرتھوی، اپریل- اگست ۲۰۰۲ء

مولانا عبدالرحیم شمارانے (مولانا عبدالرحیم کی یاد میں): مرتبہ عبدالواحد، ظفراحمد بھونیاں، ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، مارچ ۱۹۸۸ء

مودودیر چوکھے اقبال (اقبال مودودی کی نظر میں): ترجمہ لطف الرحمٰن فاروقی، ڈھاکا، سونار بنگلہ، جون- جولائی ۱۹۹۷ء

مہاکوی اقبال (شاعرِ اعظم اقبال): محمد اظرف، ادھیاپک، ڈھاکا، ماہِ نو، اپریل ۱۹۶۹ء، ص: ۱-۲۰، جاتیا ادھیاپک دیوان محمد اظرف: بیکتی اوجیبان (نیشنل پروفیسر دیوان محمد اظرف: شخصیت اور زندگی)، عبدالواحد، مرتبہ: ڈھاکا، الامین پراکاشن، فروری ۲۰۰۱ء، ص: ۲۹-۴۷

مہاکوی اقبال (شاعرِ اعظم اقبال): بذل الرشید، آ، نا، ما، ڈھاکا، اشاعت سوم، ۱۹۵۰ء

مہا کوی اقبال (شاعرِ اعظم اقبال): ابوسعید نورالدین، ڈاکٹر، ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، اشاعت اوّل فروری ۱۹۹۶ء

مہاکوی اقبال (شاعرِ اعظم اقبال): امیاچکراورتی بمع حبیب اللہ بہار، کلکتہ بلبل ہاؤس، ۱۹۴۱ء، ۱۹۴۹ء

مہاکوی اقبال (شاعرِ اعظم اقبال): شری زامینی کنت شین، کلکتہ، ماہ نامہ محمدی، ۱۱واں سال اگست مطابق جیٹھ ۳۴۵ اب،

مہاکوی اقبال (شاعرِ اعظم اقبال): سیّد عبدالمنان، ڈھاکا، تمدن پریس نومبر ۱۹۵۱ء

مہاکوی اقبال (شاعرِ اعظم اقبال): سیپا، ڈھاکا، ۹/ نومبر، ۱۹۸۷ء

مہاکوی اقبال (شاعرِ اعظم اقبال): غیرمدونہ، فروغ احمد، ڈھاکا، قلم اکتوبر ۱۹۸۶ء

مہاکوی اقبال: لطیفہ رشید، ڈھاکا، برندابن دھاربک ہاؤس ۱۳۵۴

مہاکوی اقبالیرا نتیم اوپاددیش (شاعرِ اعظم اقبال کی آخری وصیت): مترجمہ لطف

الرحمٰن، ڈھاکا، قلم، مارچ ۱۹۹۴ء، ص: ۳-۶

مہاکوی اقبالیر اودیشئے (شاعرِ اعظم اقبال کے لیے): شہادت حسین، شوغات، بیساخ، ۱۳۴۷ب

مہاکوی علامہ اقبال (شاعرِ اعظم علامہ اقبال): زمان سیّدی، ڈھاکا، نتون قلم، اپریل ۲۰۰۵ء

نابابارشبربانی (سالِ نو پر پیغام): اقبال، ترجمہ لطف الرحمٰن فاروقی، ڈھاکا، قلم دسمبر ۱۹۹۳ء، ص: ۳-۵

نابامولایانے اقبال (اقبال نئے ترازو میں): منیرالدین یوسف، ڈھاکا، قلم، اپریل ۱۹۹۰ء

ہے علامہ (اے علامہ): تعلیم حسین، تعلیم حسین کوتیاشاماگرا، مرتبہ: مفروحہ چودھری، ڈھاکا، پریتی پراکاشن اشاعت اوّل، جولائی ۱۹۹۸ء، ص: ۷۰

علامہ اقبال شنگشد پتریکا

علامہ اقبال شنگشدپتریکا: ڈھاکا، علامہ اقبال شنگشد، مارچ ۱۹۸۸ء، نومبر ۱۹۸۸ء، نومبر ۱۹۸۹ء، اپریل ۱۹۹۰ء، جون- اگست ۱۹۹۱ء، ستمبر- نومبر ۱۹۹۲ء، دسمبر- فروری ۱۹۹۳ء، ستمبر- نومبر ۱۹۹۳ء، دسمبر- فروری ۱۹۹۴ء، جولائی- ستمبر ۱۹۹۴ء اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۴ء، جنوری- مارچ ۱۹۹۵ء، اپریل- جون ۱۹۹۵ء، جولائی- ستمبر ۱۹۹۵ء، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۵ء، جنوری- مارچ ۱۹۹۶ء، اپریل- جون، جولائی- ستمبر ۱۹۹۶ء، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۶ء، جنوری- مارچ ۱۹۹۷ء، اپریل- جون ۱۹۹۷ء، جولائی- ستمبر ۱۹۹۷ء، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۷ء، جنوری- مارچ ۱۹۹۸ء، اپریل- جون، جولائی- ستمبر ۱۹۹۸ء، جنوری- مارچ ۱۹۹۹ء، اپریل، جون، جولائی، ستمبر ۱۹۹۹ء، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۹ء، جنوری- مارچ، اپریل- جون ۲۰۰۰ء، (دیوان محمد اظرف نمبر) جولائی- ستمبر، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۰ء، جنوری- مارچ ۲۰۰۱ء، اپریل- جون، جولائی- ستمبر ۲۰۰۱ء، جنوری- مارچ ۲۰۰۲ء، (پروفیسر شاہد علی نمبر) اپریل- جون ۲۰۰۲ء، (سولھویں سالگرہ نمبر) جولائی- ستمبر ۲۰۰۲ء، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۲ء جنوری- مارچ ۲۰۰۳ء، Iqbal Studies اپریل- ۱۹۸۹ء، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۸ء۔

☆☆☆